بلی بیچنے کی ممانعت پر حدیث کی وضاحت اور شرعی حکم

ریفرینس نمبر:IEC-0551 تاریخ:26-04-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بلی کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ ہم نے سنا ہے کہ حدیث پاک میں بلی کی قیمت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بلی کی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، رہی بات ان احادیث کریمہ کی جن میں بلی کی قیمت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے، اس کے محدثین کرام نے چند جوابات دیے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا جواب:

جس بلی کی خرید و فروخت ممنوع ہے وہ غیر نافع بلی ہے جیسے وحشی بلی۔

دوسرا جواب:

یہ ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی کہ جب بلی کو ناپاک جانور قرار دیا گیا تھا، بعد میں جب اس کے جھوٹے کی پاکی کا حکم دیا گیا تو اس کی قیمت حلال ہو گئی۔

تیسرا جواب:

یہاں جو ممانعت کی گئی ہے وہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے یعنی اس کا فروخت کرنا، جائز تو ہے مگر غیر مناسب ہے، یہ جانور تو یوں ہی بطور ہبہ دے دینا چاہیے۔

درمختار میں ہے: ”(وصح بیع الکلب... والفھد) والفیل والقرد (والسباع) بسائر

انواعها حتی الھرۃ و کذا الطیور"یعنی: کتے۔۔۔ تیندوے، ہاتھی، بندر اور تمام اقسام کے درندے ، یہاں تک کہ بلی اور اسی طرح پرندوں کی خرید وفروخت صحیح ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 07، صفحہ 505,506، مطبوعۃ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، ان سب کی بیع جائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 02، صفحہ 809، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

حدیث پاک اور ممانعت کی توجیہات

سنن ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الھرۃ وثمنھا" یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

(سنن ابن ماجۃ، جلد 03، صفحہ 285، مطبوعۃ دار التاصیل)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ بلی کی قیمت کھانے کی ممانعت سے متعلق احادیث کریمہ کی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "احدھا: ان الحدیث ضعیف وھو مردود. والثانی: حمل الحدیث علی الھر اذا توحش... والثالث: ما حکاہ البیھقی عن بعضھم انہ: کان ذلک فی ابتداء الاسلام حین کان محکوما بنجاستہ، ثم لما حکم بطھارۃ سؤرہ حل ثمنہ والرابع: ان النھی محمول علی التنزیہ لا علی التحریم ... وقال النووي: والجواب المعتمد انہ محمول علی ما لا نفع فیہ، او: علی انہ نھی تنزیہ حتی یعتاد الناس ھبتہ واعارتہ" یعنی: پہلا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، یہ جواب مردود ہے۔ دوسرا جواب اس حدیث کو وحشی بلی پر محمول کیا گیا ہے۔۔۔ تیسرا جواب جو کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب بلی کو نجس قرار دیا گیا تھا بعد میں جب اس کا جھوٹا پاک ہونے کا حکم دیا گیا تو اس کی قیمت بھی حلال ہو گئی۔ چوتھا جواب یہ ہے کہ ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔۔۔ اور امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معتمد یہ ہے کہ ممانعت محض غیر نافع بلی سے متعلق ہے یا نہی کو تنزیہی پر محمول کیا جائے تاکہ لوگ اس کو فروخت کرنے

کرنے کی بجائے ہبہ اور عاریت کے طور پر دینے کے عادی ہوں۔

(عمدۃ القاری، جلد12، صفحہ85، مطبوعہ بیروت ملتقطا)

مرقاۃ المفاتیح میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ھذا محمول علی ما لا ینفع، او علی انہ نھی تنزیہ لکی یعتاد الناس ھبتہ واعارتہ والسماحۃ بہ، کما ھو الغالب، فان کان نافعا وباعہ صح البیع و کان ثمنہ حلالا، ھذا مذھب الجمھور“یعنی: یہ ممانعت اس بلی پر محمول ہے جو غیر نافع ہو یا اس پر محمول ہے کہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس چیز کو ہبہ کرنے، عاریت دینے اور اس میں سخاوت کرنے کے عادی بن جائیں، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔ پس اگر بلی نافع ہو اور اسے بیچا جائے تو اس کی خرید و فروخت درست ہے اور اس کا ثمن حلال ہے، یہی جمہور کا مذہب ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد06، صفحہ15، مطبوعہ بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ”یا تو کتے بلی سے مراد غیر نافع کتے بلی ہیں جیسے دیوانہ کتا، وحشی بلی کہ اگر اسے باندھ کر رکھو تو چوہوں کا شکار نہ کر سکے اور اگر کھول دو تو بھاگ جائے اور یا مطلقًا کتا بلی مراد ہے اور نہی کراہت تنزیہی کے لیے ہے یعنی ان کا فروخت کرنا غیر مناسب ہے، یہ جانور تو یوں ہی بطور ہبہ دے دینا چاہئیں۔“

(مرآۃ المناجیح، جلد04، صفحہ254، مطبوعہ قادری پبلشرز)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

27شوال المکرم1446ھ/26اپریل2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com